© rasailojaraid.com

تصریحات

قومِ نوحؑ نے وَدّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو خدا بنا کر پوجا ــــ یہ سب اولیاء اللہ تھے، جب مر گئے تو بعض تو ان کی قبروں سے وابستہ ہو گئے اور بعض نے ان کے بت اور مجسمے بنا کر ان کے سامنے جبہ سائی شروع کی۔

نوحؑ ساڑھے نو سو سال تک انہیں سمجھاتے رہے کہ:

"یا قوم انی لکم نذیر مبین ٥ ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون"

اے قوم (ان سب کو چھوڑ کر) اللہ کی عبادت کرو، اسی سے ڈرو اور میرا کہا مانو کہ تمہارے لئے ڈرانے والا (بنا کر بھیجا گیا) ہوں!

لیکن قوم کے بڑوں کی آواز یہ تھی:

"لا تذرن آلهتكم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق ونسرا"

"لوگو، اس شخص کی باتوں میں آکر) اپنے معبودوں کو نہ چھوڑ بیٹھنا اور وَد، سواع، یغوث، یعوق اور نسر سے ہرگز ہرگز الگ نہ ہونا"

بالآخر ایک پکار گونجی:

"رب لا تذر على الارض من الكافرين ديارا!"

کہ "اے میرے مولا، روئے زمین پر کفار کا ایک گھر بھی سلامت نہ رہے!"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

——— اس پکار کا جواب طوفانِ نوح کی صورت میں آیا ——— ہلاک ہونے والوں میں نوح علیہ السلام کا اپنا لختِ جگر بھی شامل تھا ——— !

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا سے رخصت ہوتے ساڑھے تین ہزار برس گزر چکے ہیں۔ معبدِ ابراہیمی کی چھت پر ہبل کا دیو ہیکل سنگی مجسمہ نصب ہے۔ قریب و جوار کی گھاٹیوں اور پہاڑیوں پر رنگا رنگ کے چھوٹے بڑے خیموں کی قطاریں نظر آ رہی ہیں جن کے اندر جوان، بوڑھے اور عورتیں رنگ رلیوں میں مصروف ہیں، شراب کی بو کے بھبھوکے اٹھ رہے ہیں، رقص و سرود کی محفلیں گرم ہیں، سازوں کے ساتھ انتہا درجہ کے فحش گیت گائے جا رہے ہیں ——— کبھی کبھی یہ آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں:

"آج ہبل کی سربلندی کا دن ہے، آج لات، عزیٰ، ود، سواع، یعوق اور نسر[1] کے ماننے والوں کی عظمت کا دن ہے ——— دنیا کی کوئی قوم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی، کوئی نہیں جو ہم سے آنکھ ملانے کی جرأت کرسکے!"

——— یہ عکاظ کا میلہ ہے، جہاں جا بجا اسی قسم کے بلکہ اس سے بھی بدتر تماشے چشمِ فلک کو دکھائے جا رہے ہیں ——— !

فاران کی چوٹیوں سے ایک خورشیدِ جہاں تاب طلوع ہوتا ہے ——— اور پھر ایک پاٹ دار آواز سنائی دیتی ہے کہ وادیٔ عرب کا گوشہ گوشہ تھرا اٹھتا ہے:

"یا ایہا الناس، قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحوا!"

" اے لوگو، اقرار کرو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ——— نجات پاؤ گے!"

پھر یہ آواز گونجتی ہے:

"الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیاءھم وصالحیھم مساجد، الا فلا تتخذوا القبور مساجد، انی انھاکم عن ذالک!"

---

[1] حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ "ود، سواع، یغوث، یعوق، نسر قومِ نوحؑ کے اولیاء اللہ تھے، جب وہ مر گئے تو لوگ ان کی قبروں سے وابستہ ہو گئے۔ پھر ان کی تصویریں اور مجسمے بنا کر ان کی عبادت کرنے لگے ——— پھر یہی بت قبائلِ عرب میں پھیل گئے" (مستفاض من کتب التفاسیر والبخاری)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"لوگو، کان کھول کر سن لو، تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء وصالحین کی قبروں کو عبادت گاہ اور سجدہ گاہ بنا لیا تھا — سنو! — تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تم کو منع کرتا ہوں!"

کچھ معذرت آمیز آوازیں ابھرتی ہیں:

"ما نعبدهم الا لیقربونا الی اللہ زلفی" — هؤلاء شفعاءنا عند اللہ!

کہ "ہم تو ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرادیں — یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں!"

پھر وہی آواز سنائی دیتی ہے:

"ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم فادعوهم فلیستجیبوا لکم ان کنتم صادقین!" (الاعراف)

"اللہ کو چھوڑ کر تم جن لوگوں کو پکارتے ہو، وہ تو تمہاری طرح اللہ کے بندے ہیں، ان کو پکار دیکھو۔ اگر تمہارے خیالات صحیح ہیں تو انہیں تمہاری پکار کا جواب تو دینا چاہیئے!"

— اب سر تسلیم خم ہو جاتے ہیں — اور پھر وہ وقت آتا ہے، جب ہر طرف "اللہ اکبر" کے نعرے سنائی دیتے ہیں — ساز ٹوٹ چکے ہیں — شراب کے مٹکے توڑ پھوڑ دیئے گئے ہیں — تین سو ساٹھ معبودانِ باطلہ کو خانہ کعبہ سے اٹھا کر باہر پٹخ دیا گیا ہے —!

— منادی کرنے والا رخصت ہو گیا ہے، لیکن جو آواز سرزمینِ عرب میں گونجی تھی، دنیا کے گوشہ گوشہ میں سنائی دے رہی ہے۔

چودہ سو سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے — یہ آواز اب بھی کہیں کہیں سنائی دیتی ہے۔ لیکن اس میں وہ دم خم نہیں، وہ کڑک نہیں، وہ بجلیاں اس میں پوشیدہ نہیں جو کبھی ہوا کرتی تھیں — اس لئے بہت کم لوگ اس آواز پر کان دھرتے ہیں — اور باقی پھر غلط سمت میں دوڑ رہے ہیں — اب وہ پھر قبروں کے گرد جمع ہیں، جہاں ڈھول کی تھاپ ہے اور چمٹوں کی دھنا دھن! — ساز اور آواز — رقص و سرود — چراغاں ہو رہے ہیں — چادریں چڑھائی جا رہی ہیں — چڑھاوے اور نذرانے پیش کئے جا رہے ہیں — طواف ہو رہے ہیں — گردنیں جھکائی جا رہی ہیں — ماتھے رگڑے جا رہے ہیں — بوسے دیئے جا رہے ہیں — عقیدت کی عقیدت — ثواب کا ثواب — اور سرمستیاں الگ! — کل علی ہجویری تھے تو آج میاں میر ہیں — پرسوں شہباز قلندر تو ترسوں مست قلندر! — اور اُدھر؛ —

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ع- مسجد میں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے!

کوئی اللہ کا بندہ پکارتا ہے۔ لوگو، خدا کے رسولؐ نے اس کا حکم نہیں دیا۔ لوگ ٹھٹھک جاتے ہیں۔ لیکن کچھ دوسرے ان کی ہمت بندھاتے ہیں۔ کہ اسی راستے پر آنکھیں بند کر کے دوڑتے رہو۔ اس آواز پر کان نہ دھرو۔ کہ یہ گستاخِ رسولؐ کی آواز ہے۔ اولیاء اللہ کے منکر کی آواز ہے۔ لہٰذا چلتے رہو۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ پس ثابت ہوا کہ یہی صحیح راستہ ہے! قرآن کو چومو، آنکھوں سے لگاؤ۔ لیکن اسے کھول کر نہ دیکھو۔ ہاں ہم سے سن لو، جو مطلب ہم بتائیں، اسی کو تسلیم کرو۔ قرآن کا حق پورا ہو گیا! محافلِ میلاد منعقد کرو۔ قوالیاں کرو۔ عرسوں اور میلوں میں جشن مناؤ۔ میلاد النبیؐ کے جلوس نکالو۔ ہم لہک لہک کر گا سکتے ہیں۔ اور تم جھوم جھوم کر ناچ سکتے ہو۔ لہٰذا "سبحان اللہ" اور "جزاک اللہ"! رسولؐ کا قرضہ بھی بے باق!

اور لوگ یہ سن کر پھر آگے بڑھ جاتے ہیں!

لیکن کچھ لوگ اب بھی چیخ چیخ کر، پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ لوگو! واپس آجاؤ۔ یہ راستہ غلط ہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری جھکی ہوئی گردنیں کل خدا کے حضور ٹھکرا نہ دی جائیں تو آج انہیں غیر اللہ کے سامنے مت جھکاؤ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری پیشانیاں گرم لوہے سے نہ داغی جائیں تو انہیں دیارِ غیر پر مت رگڑو۔ دیکھو! تم صراطِ مستقیم کو پہچانو۔ وہ کام کرو جس کا تمہارے خدا نے، تمہارے رسولؐ نے حکم دیا ہے۔ وہ کام مت کرو جو رسولِ مقبولؐ نے نہ کیا۔ صحابہ کبارؓ نے نہ کیا۔ تابعینؒ نے نہ کیا۔ تبع تابعینؒ نے نہ کیا۔ ائمہ کرامؒ نے نہ کیا۔ عبدالقادر جیلانیؒ نے نہ کیا۔ لوگو! ہوش سے کام لو! اپنے رسولؐ کی تعلیمات کا مذاق نہ اڑاؤ۔ جس رسولؐ نے بانسری کی آواز سن کر کانوں میں انگلیاں دے لی تھیں۔ تم اسی کا یومِ پیدائش ڈھول ڈھمکے، باجے تاشے اور گانے گا کر مناتے ہو۔ دیکھو، یہ دین کے پردے میں خواہشاتِ نفسانی کی تسکین ہے۔ شیطان کی پیروی ہے۔ یہی گانے تم ہندوؤں کا بسنت مناتے وقت بھی گاتے ہو۔ تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا؟ تم عرسوں میلوں میں شرکت کی غرض سے، ثواب سمجھ کر، عقیدت جان کر آتے ہو۔ لیکن راتوں کو سینما اور تھیٹر دیکھنے ہو، اور جب ٹکٹیں خریدتے وقت دھکم پیل ہوتی ہے تو "یا علی" کے نعرے لگاتے ہو! اغیار تم پر ہنستے ہیں۔ تمہارا تمسخر اڑاتے ہیں۔ کہ یہ نعرے۔ اور یہ بے حیائیاں! آہ، تمہیں کیا ہو گیا!

لوگو! اگر آخرت کی سرفرازی تمہیں عزیز ہے۔ اگر اس دنیا میں سکون کے متلاشی ہو۔ اگر چاہتے ہو کہ تمہاری فصلیں برباد نہ ہوں۔ بستیاں نہ اجڑیں۔ حادثات نہ ہوں۔ ڈاکے نہ پڑیں۔ چوریاں نہ ہوں۔ اغوا اور قتل و غارت کی یہ آندھیاں نہ چلیں، تو اللہ کے حضور جھک جاؤ۔ رسولؐ کی غلامی میں آجاؤ۔ "ہر لحاظ سے" ہر سطح پر! وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین!

اور اگر تم نے ایسا کر لیا۔ تو سرفراز رہو گے! کامیاب رہو گے! وما علینا الا البلاغ!

خدا جانے لبیک کی آواز کب اور کہاں سے ابھرتی ہے! (اکرام اللہ ساجد)

© rasailojaraid.com